از عدالتِ عظمیٰ

سٹیٹ آف کرناٹکا و دیگراں

بنام

کرشنوجی ریو و دیگر

تاریخ فیصلہ: 25 مارچ، 1996

[کے راما سوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

اراضی قوانین

بمبئی پرگنہ اور کلکر میکی وطن (خاتمہ) ایکٹ، 1950:

دفعہ 4، 4A - غیر تشخیصی اور غیر کاشت شدہ بنجر افتادہ آراضی - اسسٹنٹ کمشنر نے گاؤں کے مویشیوں کو چرانے کے لیے ایک خسرہ نمبر کی 109 ایکڑ 34 گنٹا زمین اور جنگلات کے لیے 100 ایکڑ زمین تفویض کی۔ - ڈپٹی کمشنر نے ازخود خود حکم کے ذریعے حکم منسوخ کر دیا - عدالتِ عالیہ نے مدعا علیہ کو 201 ایکڑ 34 گنٹا زمین دینے کی ہدایت کی - قرار پایا کہ، دفعہ 4 کے تحت وطن کا حق دفعہ 4A میں بنائے گئے حق سے مشروط ہے - جنگلات کے لیے 100 ایکڑ زمین اور چرانے کے مقصد کے لیے 109 ایکڑ اور 34 گنٹا دینے کا حکم حتمی ہو گیا ہے اور اسے وطندار نے چیلنج نہیں کیا ہے، اس حکم کو ڈپٹی کمشنر کی طرف سے ازخود خود اختیار طاقت کے استعمال میں حکم کو واپس لینے کی وجہ سے چیلنج نہیں کیا جاسکتا۔ - وطندار صرف زمین کی بقایات کے حوالے سے چیلنج کر سکتا تھا جس پر غور کیا جانا چاہیے تھا۔ - قانون کے مطابق رٹ پٹیشن کو نمٹانے کے لیے عدالت عالیہ کو بھیجا گیا معاملہ۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 5345، سال 1996۔

ڈبلیو اے نمبر 1941، سال 1986 میں کرناٹک عدالت عالیہ کے مورخہ 11.6.90 کے فیصلے اور حکم سے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیل گزاروں کے لیے ایم ویرپا۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل کرناٹک عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے 11 جون 1990 کورٹ اپیل نمبر 1986 / 283 میں دیے گئے حکم سے پیدا ہوتی ہے۔ اس تنازعہ کو بمبئی پرگنہ اور کلکر میکی وطن (خاتمہ) ایکٹ، 1950 (مختصر طور پر، 'ایکٹ') کے ذریعے منظم کیا جاتا ہے۔ 20 اگست 1960 کے انتقال کا اندراج 313 کے مطابق ریوادیہال گاؤں کی افتادہ آراضی والی خسرہ نمبر 87 غیر تخمینہ شدہ اور ناقابل کاشت بنجر افتادہ آراضی تھی۔ اسسٹنٹ کمشنر، دھارواڑ نے 17 جون 1964 کے اپنے حکم میں مذکورہ خسرہ میں 109 ایکڑ 34 گنٹا زمین عوامی مقصد یعنی گاؤں کے مویشیوں کے لیے چرانے کے مقاصد کے لیے تفویض کی۔ 6.4.1964 پر، یہ فیصلہ کیا گیا کہ مذکورہ خسرہ میں 100 ایکڑ اراضی کو جنگلات کے لیے محکمہ جنگلات کو منتقل کیا جائے۔ حکومت نے یکم اگست 1964 کے اپنے حکم میں 100 ایکڑ زمین کا اصل قبضہ محکمہ جنگلات کے حوالے کرنے کے لیے دیا۔ اسے یکم اگست 1966 کے انتقال کا اندراج نمبر 413 کے ذریعے ریونیو ریکارڈ میں درج کیا گیا تھا۔ ڈویژنل کمشنر نے 27 نومبر 1964 کے اپنے حکم میں 100 ایکڑ میں سے 92 ایکڑ زمین 23 افراد کو کاشت کے لیے دی اور معاملے کو نئی تحقیقات کے لیے واپس کر دیا۔ 4 مارچ 1968 کو اسسٹنٹ کمشنر نے جواب دہندگان کو اسی سروے نمبر میں 201 ایکڑ 34 گنٹا زمین کی توسیع دی جس میں 109 ایکڑ 34 گنٹا کا رقبہ گاؤں کے مویشیوں کے چرانے کے مقاصد کے لیے مختص کیا گیا اور انہوں نے 100 ایکڑ جنگلات کے محکمے کے لیے بھی مختص کیا۔ ڈپٹی کمشنر نے 24 جنوری 1977 کے از خود نوٹس کے ذریعے اسسٹنٹ کمشنر کے 4 مارچ 1968 کے حکم کو منسوخ کر دیا ہے۔

نالاں ہوتے ہوئے مدعا علیہ نے عدالت عالیہ میں رٹ پٹیشن نمبر 2236/77 دائر کی۔ عدالت عالیہ کے واحد جج نے 4 دسمبر 1985 کے حکم کے ذریعے رٹ پٹیشن کو جزوی طور پر منظور کر لیا ہے اور مدعا علیہ کو 201 ایکڑ 34 گنٹا کی حد دینے کی ہدایت کی ہے۔ جب اپیل کنندہ نے اپیل دائر کی تو ڈویژن بنچ نے اسے خارج کر دیا۔ اس طرح، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جبکہ پہلے مدعا علیہ کو نوٹس دی جا چکی ہے، دوسرے مدعا علیہ کا اتا پتا معلوم نہیں۔ لہٰذا اسے نوٹس دی گئی تصور کی جائے گی۔ وہ ذاتی طور پر یا وکیل کے بذریعے پیش نہیں ہو رہے ہیں۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ جنگلات کے لیے 100 ایکڑ اور چرانے کے مقاصد کے لیے گنٹا دینے کا حکم حتمی ہو گیا ہے اور اسے وطندار نے پہلے چیلنج نہیں کیا تھا، وہ ڈپٹی کمشنر کی طرف سے سابقہ حکم کو واپس لینے کی وجہ از خود چیلنج نہیں کر سکتے۔ رٹ پٹیشن میں، وہ حکم کو چیلنج نہیں کر سکتے تھے۔ وہ صرف زمین کے بقیہ حصے کے حوالے سے چیلنج کر سکتے تھے جس پر غور کیا جانا چاہیے تھا۔ وجہ یہ ہے کہ دفعہ 4 کے تحت وطن کا حق ایکٹ کے دفعہ 4A میں بنائے گئے حقوق کے تابع ہے۔ اس لیے ڈویژن بنچ اور واحد جج نے تنازعہ پر مناسب طریقے سے غور نہیں کیا ہے۔ چونکہ مدعا علیہان پیش نہیں ہو رہے ہیں، اس لیے عدالت عالیہ کے احکامات کو کالعدم قرار دے دیا جاتا ہے اور معاملہ قانون کے مطابق قابلیت پر رٹ پٹیشن کو نمٹانے کی درخواست کے ساتھ عدالت عالیہ کو بھیج دیا جاتا ہے۔ ریاست کے حق میں فاضل واحد جج کے حکم کے اس حصے کی جو حتمی حیثیت اختیار کر گیا، تصدیق ہو گئی۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیلیں منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and integrity of this document